[1999] سپریم کورٹ رپورٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمی

اسٹیٹ آف منی پور اور دیگران

بنام

سناسم اونگبی اور دیگر

13 اکتوبر 1999

[جی بی پٹنائک، ایم سری نواسن اور ایس این پھوکن، جسٹسز]

قومی سلامتی ایکٹ، 1980:

دفعہ 3(5)–اظہار" سات دن کے اندر مرکزی حکومت کو حقیقت کی اطلاع دیں"–کا دائرہ کار اور معنی

امتناعی نظر بندی–ریاستی حکومت کی طرف سے منظور کردہ حکم–مرکزی حکومت کو رپورٹ بھیجنے کی ذمہ داری–ریاستی حکومت کو منظوری کے حکم کی منظوری کے سات دن کے اندر رپورٹ بھیجنا ضروری ہے–یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسی رپورٹ مرکزی حکومت تک سات دن کے اندر پہنچ جائے۔

مدعا علیہ کے خلاف قومی سلامتی ایکٹ 1980 کی دفعہ 3(3) کے تحت اپیل کنندہ ریاست کی طرف سے منظور کردہ حراست کے حکم کو گوہاٹی عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (5) کی خلاف ورزی ہوئی ہے کیونکہ ریاستی حکومت کی رپورٹ منظوری کی تاریخ کے سات دن کے اندر مرکزی حکومت تک نہیں پہنچی۔ ریاست نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ اس سوال پر کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 3(5) کے تحت ریاستی حکومت کی ذمہ داری کو مکمل طور پر پورا کیا جا سکتا ہے اگر زیر بحث رپورٹ سات دن کی مقررہ مدت کے اندر مرکزی حکومت کو ارسال کر دی جائے یا مذکورہ رپورٹ سات دن کی مقررہ مدت کے اندر مرکزی حکومت تک پہنچ جائے :

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد. 1: گوہاٹی عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے اس نتیجے پر پہنچنے میں غلطی کی کہ ایکٹ کی دفعہ 3(5) کی خلاف ورزی ہوئی ہے کیونکہ رپورٹ اور دیگر دستاویزات سات دن کی مدت کے اندر مرکزی حکومت تک نہیں پہنچیں جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (5) میں فراہم کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے" سات دن کے اندر مرکزی حکومت کو حقیقت کی اطلاع دیں" بیان محاورہ کی تشکیل غلط ہے۔[C:B-646]

2۔قومی سلامتی ایکٹ، 1980 کی دفعہ 3(5) کے تحت، ریاستی حکومت پر قانونی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کو مرکزی حکومت کو ان بنیادوں کے ساتھ رپورٹ کرے جن پر ریاستی حکومت کے علاوہ کسی اور اتھارٹی کی طرف سے حکم دیے جانے کی منظوری کی تاریخ کے سات دن کے اندر اور حکم کی تاریخ کے سات دن کے اندر جب خود ریاستی حکومت کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے۔دفعہ 5 کی زبان اس تعمیر کے لیے حساس نہیں ہے کہ رپورٹ خود مذکورہ ذیلی دفعہ کے تحت مقرر کردہ سات دنوں کے اندر مرکزی حکومت تک پہنچ جائے، جو بعض حالات میں ایک ناممکن بوجھ ہوگا۔" مرکزی حکومت کو حقیقت کی اطلاع دیں" کے بیان محاورہ کو اس حقیقت کے برابر نہیں کیا جا سکتا کہ" رپورٹ مرکزی حکومت تک پہنچنی چاہیے" سات دن کی مدت کے اندر جیسا کہ سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ(5) میں فراہم کیا گیا ہے۔[F؛E-645؛H؛G؛F-643]

و نے ک رام چندر سخالگر اور وغیرہ بنام ڈی رام چندرن، پولیس کمشنر، تھانے اور دیگران وغیرہ[1985] کرمنل لاء جرنل (جلد 91) 1257؛ گرو چرن سنگھ بنام سپرنٹنڈنٹ، سنٹرل جیل، بریلی اور دیگران (1986) الہ آباد لاء جرنل (جلد 84) 1172 اور جیوراج بھائی ورجلال پٹیل بنام ریاست گجرات اور دیگران (1988) 1 گجرات لاء رپورٹر 17، نے حکم دیا۔

نظام بابمیا بھٹ بنام اے ایس سمرا، کمشنر آف پولیس، بمبئی،(1994) 1 مہاراشٹر لاء جرنل 6؛ یوگیندر سنگھ بنام ریاست بہار اور دیگران [1985] جلد 91 فوجداری قانون جرنل 889؛ الاس ساہو اور وغیرہ بنام ضلع مجسٹریٹ، کٹک اور دیگران [1988] فوجداری قانون جرنل (جلد 94) 32، منظور شدہ۔

شیر محمد بنام ریاست مغربی بنگال، اے آئی آر(1975) ایس سی 2049، ممتاز۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 345۔

1996 کے نمبر 41 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے 20.9.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے محترمہ ایس جنانی

جواب دہندگان کے لیے کے وی وجے کمار

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس ۔خصوصی اجازت کی منظوری کے ذریعے یہ اپیل سی آر میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے 20.9.96 کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔(ایچ سی) 1996 کا نمبر 41۔ایک زیر حراست شخص کی طرف سے دائر عرضی درخواست میں، جسے قومی سلامتی

ایکٹ کی دفعہ 3(3) کے تحت حراست میں لیا گیا تھا، عدالت عالیہ نے اس نتیجے پر حراست کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا کہ قوامی سلامتی ایکٹ 1980 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ(5) کی خلاف ورزی ہوئی ہے (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کیونکہ ریاستی حکومت کی رپورٹ منظوری کی تاریخ کے سات دن کے اندر مرکزی حکومت تک نہیں پہنچی۔ اگرچہ، عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق، حراست میں لیے گئے شخص کو پہلے ہی رہا کر دیا گیا ہے لیکن اس عدالت نے اجازت دے دی کیونکہ یہ عدالت کے نوٹس میں لایا گیا تھا کہ اس میں شامل نکتے پر عدالت عالیان کے متضاد فیصلے ہوئے ہیں اور اس عدالت کا کوئی مستند اعلان نہیں ہوا ہے۔ اس لیے غور کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 3(5) کے تحت ریاستی حکومت کی ذمہ داری کو مکمل طور پر پورا کیا جا سکتا ہے اگر زیر بحث رپورٹ سات دن کی مقررہ مدت کے اندر مرکزی حکومت کو ارسال کر دی جائے یا مذکورہ رپورٹ سات دن کی مقررہ مدت کے اندر مرکزی حکومت تک پہنچ جائے۔ ایکٹ کی دفعہ 3(5) اس طرح پڑھتی ہے :

"دفعہ 3(5)۔ جب اس دفعہ کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے کوئی حکم دیا جاتا ہے یا اس کی منظوری دی جاتی ہے، تو ریاستی حکومت، سات دنوں کے اندر، مرکزی حکومت کو ان بنیادوں کے ساتھ اس حقیقت کی اطلاع دے گی جن پر حکم دیا گیا ہے اور ایسی دیگر تفصیلات جن کی رائے میں ریاستی حکومت، حکم کی ضرورت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

دفعہ کو سادہ طور پر پڑھنے پر، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ریاستی حکومت کی قانونی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کو مرکزی حکومت کو ان بنیادوں کے ساتھ رپورٹ کرے جس پر حکم ریاستی حکومت کے علاوہ کسی اور اتھارٹی کے ذریعے منظوری کی تاریخ کے سات دن کے اندر اور حکم کی تاریخ کے سات دن کے اندر جب خود ریاستی حکومت کے ذریعے حکم دیا گیا ہو۔ دفعہ 5 کی زبان اس تعمیر کے لیے حساس نہیں ہے کہ رپورٹ خود مذکورہ ذیلی دفعہ کے تحت مقرر کردہ سات دنوں کے اندر مرکزی حکومت تک پہنچ جائے، جو بعض حالات میں ایک ناممکن بوجھ ہوگا۔ یہ سوال بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے ونے ک رام چندر سخالکر اور وغیرہ بنام ڈی رام چندرن، کمشنر آف پولیس، تھانے اور دیگران وغیرہ(1985) فوجداری قانون جرنل (جلد 91) 1257 کے معاملے میں غور کے لیے سامنے آیا۔ عدالت نے ایکٹ کے دفعہ 3(5) میں "رپورٹ دی فیکٹ" کے بیان محاورہ کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ایکٹ کے دفعہ 3(5) کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے بھیجی گئی رپورٹ مرکزی حکومت کو سات دن کی مقررہ مدت کے اندر موصول ہونی چاہیے۔ یہ سوال الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے گرو چرن سنگھ بنام سپرنٹنڈنٹ، سنٹرل جیل، بریلی اور دیگران (1986) الہ آباد لاء جرنل (جلد 84) 1172 کے معاملے میں بھی غور کے لیے سامنے آیا، اور الہ آباد عدالت عالیہ نے بمبئی عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے پر بھروسہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ "سات دن کے اندر مرکزی حکومت کو حقیقت کی اطلاع دیں" کا بیان محاورہ سات دن کے اندر حقیقت سے آگاہ کرنا ہے اور اس لیے یہ بالکل واضح ہے کہ جب تک حراست کے حقائق کو سات دن کے اندر مرکزی حکومت کو نہیں بتایا جاتا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دفعہ 3(5) کا مینڈیٹ ہے : تعمیل کی۔ جیوراج بھائی ورجلال پٹیل بنام ریاست گجرات اور دیگران (1988) 1 گجرات لا رپورٹر پی 17 کے معاملے میں گجرات عدالت عالیہ کے سامنے بلیک مارکیٹنگ کی روک تھام اور ضروری اشیاء کی فراہمی کی دیکھ بھال ایکٹ، 1980 میں اسی طرح کی شق زیر غور آئی۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 3(4) ریاستی حکومت کو حکم دیتی ہے کہ وہ سات دن کے اندر مرکزی حکومت کو حراست کی حقیقت کی اطلاع دے۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ شق کی تشریح کی اور کہا کہ قانون یہ حکم دیتا ہے کہ رپورٹ اصل میں مرکزی حکومت تک پہنچنی چاہیے اور یہ حقیقت کہ ریاستی حکومت نے وہ رپورٹ سات دن کے اندر بھیج دی ہے کافی نہیں ہے۔ گوہاٹی عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے پر بھروسہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ دفعہ 3(5)

توضیعات کی تعمیل اس کی حقیقی روح میں نہیں کی جاسکتی کیونکہ زیر بحث رپورٹ سات دن کی مدت کے اندر مرکزی حکومت تک نہیں پہنچی جیسا کہ ایکٹ کے سیکشن 3 کے ذیلی سیکشن (5) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے پہلے مذکورا ایکٹ کی دفعہ 3 (5) توضیعات کی تشریح کو نظام بابمیا بھٹ بنام اے ایس سمرا، کمشنر آف پولیس، بمبئی، (1994) 1 مہاراشٹرا لا جرنل پی 6 کے معاملے میں مذکورہ عدالت عالیہ کی فل بینچ نے قبول نہیں کیا ہے۔ مذکورہ فل بنچ نے گجرات عدالت عالیہ کے فیصلے اور الہ آباد عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ گجرات اور الہ آباد عدالت عالیہس اور بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے اظہار کردہ خیالات کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ مکمل بنچ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 3(5) کا تقاضہ یہ ہے کہ ریاستی حکومت حکم کی منظوری یا اس کی منظوری کے سات دن کے اندر رپورٹ بھیجے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسی رپورٹ اس مقررہ مدت کے اندر مرکزی حکومت تک پہنچے۔ اس سوال پر پٹنہ عدالت عالیہ کی فل بنچ نے یوگیندر سنگھ بنام ریاست بہار اور دیگران (1985) جلد 91 فوجداری قانون جرنل 889 کے معاملے میں غور کیا ہے، اور عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ " جہاں ریاستی حکومت نے ڈیٹینیشن آرڈر کو تاریخ کے مطابق منظور کیا تھا، اور رپورٹ مرکزی حکومت کو 5.11.1983 پر بھیجی گئی تھی، تو حراست کے حکم کو اس بنیاد پر چیلنج نہیں کیا جا سکتا کہ یہ حراست کے اختیار کی طرف سے قانونی ذمہ داری تھی کہ وہ مرکزی حکومت کو سات دن کے اندر رپورٹ پیش کرے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ رپورٹ سات دن کے اندر مرکزی حکومت تک پہنچنی چاہیے تھی کیونکہ دفعہ 3(5) کے تحت ریاستی حکومت پر عائد ذمہ داری یہ ہے کہ ریاستی حکومت کو رپورٹ بھیجنا چاہیے اور ایسا نہیں ہے کہ رپورٹ سات دن کی مدت کے اندر پہنچنی چاہیے۔ اسی اثر کے لیے اڑیسہ عدالت عالیہ کا فیصلہ الاس ساہو اور وغیرہ بنام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، کٹک اور دیگران (1988) فوجداری قانون جرنل (جلد 94) 32 کے معاملے میں ہے، جہاں اڑیسہ عدالت عالیہ کے تحت بمبئی اور الہ آباد عدالت عالیہس کے خیالات سے اختلاف کیا گیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ ایکٹ کی دفعہ 3(5) کے تحت ریاست کی ذمہ داری یہ نہیں ہے کہ رپورٹ سات دن کی مدت کے اندر مرکزی حکومت تک پہنچ جائے جیسا کہ اس میں فراہم کیا گیا ہے۔

جیسا کہ اوپر نوٹ کیا گیا ہے، مختلف ہائی کورٹس کے مختلف نظریات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ایکٹ کے دفعہ 3 کے ذیلی دفعہ (5) کی تعمیر پر ہمیں یہ مؤقف اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ " مرکزی حکومت کو حقیقت کی اطلاع دیں" کے بیان محاورہ کو اس حقیقت کے برابر نہیں کیا جا سکتا کہ " رپورٹ مرکزی حکومت تک پہنچنی چاہیے" سات دن کی مدت کے اندر جیسا کہ دفعہ 3 کے ذیلید فعہ (5) میں فراہم کیا گیا ہے۔ ہم بمبئی عدالت عالیہ کے فل بنچ کے ساتھ ساتھ پٹنہ اور اڑیسہ عدالت عالیہس کے ڈویژن بنچ کے اظہار کردہ خیالات سے احترام کے ساتھ قرارداد ہیں اور ہم یہ مانتے ہیں کہ الہ آباد عدالت عالیہ اور گجرات عدالت عالیہ کا مقرر کردہ قانون درست نہیں ہے۔ زیر حراست شخص کی طرف سے پیش ہوئے ماہر وکیل نے شیر محمد بنام ریاست مغربی بنگال، اے آئی آر (1975) ایس سی 2049 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔ مذکورہ فیصلے میں، داخلی سلامتی کی دیکھ بھال کے قانون کی دفعہ 3 (4) زیر غور آئی اور اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے حراست کے حکم کی منظوری سے قبل مرکزی حکومت کو کی گئی بات چیت کو میسا کی دفعہ 3(4) کی تعمیل نہیں مانا جا سکتا۔ زیر غور مقدمے میں جو سوال زیر غور آتا ہے وہ مذکورہ کیس میں عدالت کے سامنے نہیں تھا اور نہ ہی اس کا جواب دیا گیا ہے اور اس طرح مذکورہ فیصلہ کوئی مددگار نہیں ہے۔ مذکورہ احاطے میں ہم یہ مانتے ہیں کہ گوہاٹی عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے اس نتیجے پر پہنچنے میں غلطی کی ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 3(5) کی خلاف ورزی ہوئی ہے کیونکہ رپورٹ اور دیگر دستاویزات مرکزی حکومت تک سات دن کی مدت کے اندر نہیں پہنچیں جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (5) میں فراہم کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے " سات دن کے اندر مرکزی حکومت کو حقیقت کی اطلاع دیں" کے بیان محاورہ کی تشکیل غلط

ہے اس کے مطابق متنازعہ فیصلہ صحیح قانون کا تعین نہیں کرتا ہے۔ اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ میں زیر حراست شخص کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document